بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْہَا

جلد ۵ — نمبر ۲۲

مصباح

زنانہ اخبار — مہینے میں دو بار

۱۵ نومبر سنہ ۱۹۳۱ء — چندہ سالانہ دو روپیہ آٹھ آنہ — ۴ رجب المرجب سنہ ۱۳۵۰ھ

ایڈیٹر
قاضی محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دار الامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ	مضمون نگار
مصباح کیطرف توجہ کریں	۳	ایڈیٹر
رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رحم کرم	۴–۶	ماخوذ
سلطان محمود کی شب گردی	۷–۸	محترمہ قانتہ بیگم پشاور چھاؤنی
ہندوستان میں تعلیم نسواں		میاں عبد الوہاب صاحب عمر قادیان
دانتوں کی نگہداشت		ماخوذ
شاہان دہلی۔ ملکہ قرتتی		ماخوذ
دیاسلائی چھ ہزار برس کی قبر اعداد وشمار	۹–۱۴	ماخوذ
فہرست چندہ مسجد لنڈن	۱۵–۱۸	بیت المال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نعت سرورِ کائنات

(ایک ہندو کی زبان سے)

(حمید - بی - اے)

ایک رام سیوک گیانی گرو کل مجھ کو ملا تھا یاروں میں
وہ سندر چہرہ نور بھرا وہ رام سروپی متوالا -
تولاک لما کا تاج دھرے وہ کملی والا من موہن
کیوں لوبھ کی مایا نے جی ہائے تمہارا موہ لیا
سب مایا ہے اس مالک کی جو خالق ہے ہر کایا کا
وہ سورج جیسی غار حرا سے آیا اتم نگری میں
وہ جگت گیانی من موہن تھا واقف مہر کے رازوں سے
میں سیس نواؤں چرنن لاگوں نام محمدؐ جس کا ہے
آنند کے گر سکھلائے گیو ار گھٹ گھٹ میں بتلائے گیو
ہم داس رہیں گے مرتے دم تک یارو اس گر گیانی کے

وہ نین رسیلے پریم بھرے دلدار تھا وہ دلداروں میں
دلدار تھا وہ دلداروں میں سردار تھا وہ سرداروں میں
توحید کا مایا ہاتھوں میں رکھتا تھا وہ ناداروں میں
تم باغ ارم کو چھوڑ یہاں پھرتے ہو کیوں خاروں میں
تم اس کے ہوتے اپنا سر کیوں دھرتے ہو بیچاروں میں
تھی کرپا آپ نرائن جی کی مکتی کے اظہاروں میں
گن گیان لیکر آیا تھا وہ غفلت کے بیماروں میں
شدرا ویش کیے سب داخل جس نے ہر کے پیاروں میں
تھا وہ گیانی لاثانی پرمیشر کے اوتاروں میں
ہیں روپ سروپ محمدؐ کے یاں قدرت کے آثاروں میں

تم لے لے اس کا نام حمیدا پدلشن کر و اس نگری میں
یہ گیان دھرم کی آن نہیں ہے جا کر چھپنا غاروں میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۳۱ء

خواتینِ جماعتِ احمدیہ
مصباح کیطرف توجہ کریں

میں اپنی تمام مصباحی بہنوں کو انہی کی بھلائی کے لئے اس امر کیطرف توجہ کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اسوقت تمام دنیا میں ایک انقلاب برپا ہے خصوصاً ہندوستان کی آئندہ قسمت کا فیصلہ قریب ہے۔ اور اسمیں کچھ شک نہیں۔ کہ جو ہماری دنیاوی پوزیشن ہوگی اسکا اثر مذہبی امور پر بھی پڑیگا پس نہایت ضروری ہے کہ خواتین جماعت احمدیہ بالخصوص اس فضل سے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ مامور کے ذریعے انپر نازل کیا ہے فائدہ اٹھائیں اسوقت ایک ہماری ہی جماعت ہے جو نہایت منظم ہے اسے خدا تعالیٰ نے ایک ایسا امام دیا ہے جو بنی نوع انسان کا ہمدرد ہے اور صائب الرائے ہے ہم اسکے زیر سایہ امن و امان سے بلا خوف و خطر زندگی بسر کرتے ہیں ہر صبح ہمارے لئے ایک نیا واقعہ پیش کرتی ہے لیکن ہمیں کچھ گھبراہٹ نہیں کیونکہ خواہ کتنی مشکلات کا سامنا ہو اور کیسے ہی پیچیدہ حالات ہوں انکے متعلق حضرت امام کیطرف

سے فوراً صحیح رہنمائی کیجاتی ہے پس ہمارے لئے ضروری ہے۔ کہ اس رہنمائی سے فائدہ اٹھائیں اور جو تنظیم ہمیں حاصل ہے اسکے ذریعے اپنی ترقی اور بہبودی کی فکر رکھیں۔

آجکل باہمی تعلقات کو مضبوط و مربوط کرنے اور مل کر ترقی کی راہوں پر قدم زن ہونے کیلئے اخبار ہی ایک بہترین ذریعہ ہے جس سے گھر بیٹھے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ سو خدا کے فضل سے احمدیہ خواتین کا ایک اپنا اخبار ہے۔ جسکی طرف افسوس ہے کہ توجہ بہت کم ہے حالانکہ جسقدر بھی اس اخبار کو ترقی دیجائیگی اسی قدر خواتین علمی مذہبی۔ تمدنی۔ معاشرتی ترقیات سے بہرہ حاصل کرینگی۔ سب سے اوّل تو اسبات کی ضرورت ہے۔ کہ جسقدر لکھی پڑھی خواتین ہیں۔ وہ اپنا فرض سمجھیں۔ کہ مہینے میں کم از کم ایک مضمون لکھکر مصباح کیلئے بھیجا کریں۔ یہ مضمون مختلف نوعیّت کے ہونے چاہئیں۔ مذہب کے متعلق دستکاری کے متعلق۔ عام ضروریات کے متعلق تمدن و معاشرت کے متعلق۔ تاریخ اسلام کے متعلق۔

اور مجھے یقین ہے۔ کہ جماعت میں اتنی قابل خواتین ہیں کہ اگر وہ ذرا بھی توجہ کریں تو یہ اخبار نمایاں ترقی کر سکتا ہے اسکے بعد دوسری ضرورت یہ ہے کہ مصباح کی توسیع اشاعت ہو۔ کوئی احمدی گھر اس سے خالی نہیں ہونا چاہئیے۔ بلکہ خواندہ احمدی بہنوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے اپنے اقربا اور دیگر اہل علم خاندانوں میں خواہ وہ مذہباً متفق نہ ہوں اس کیلئے خریدار پیدا کریں اڑھائی روپیہ سالانہ تین آنے ماہوار کوئی ایسی رقم نہیں جس کیلئے کسی واقف خواندہ بہن کو کہا جائے تو وہ نہ مانے مجھے افسوس ہے کہ اسوقت تین چار سو ایسے نام اور پتے میرے سامنے ہیں جنکے نام پہلے اخبار جاری تھا اور اب بند ہے آخر یہ مصباحی بہنوں کی غفلت کا نتیجہ ہے امید ہے کہ اس اپیل کے بعد اخبار میں ایک نئی زندگی پائی جائیگی اور جلسہ ماہ دسمبر سے پہلے پہلے مصباح کا عملہ اس اعلان کو بنانے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کا

رحم و کرم

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے انتہائی درجہ کا رحیم اور حلیم پیدا کیا تھا۔ آپؐ رقیق القلب تھے اور اس کی وجہ سے تشدد پسند نہ تھے۔ جب کبھی کوئی معاملہ پیش ہوتا۔ تو اس میں آسانی اور سہل گیری ہی کو ترجیح دیتے تھے۔ عام طور پر آپؐ ہمیشہ درگذر فرمایا کرتے تھے لیکن جب کوئی احکام الٰہی کی خلاف ورزی کرتا تھا تو خدا کی طرف سے بموجب احکام ربانی آپؐ اس پر حد جاری فرماتے تھے۔ اور حتی الوسع اس میں بھی تشدد سے بچتے تھے۔ (صحیح بخاری و ابوداؤد)

۲

ایک دفعہ ایک شخص نے آکر عرض کی۔ کہ "مجھ سے گناہ سرزد ہوا آپؐ سزا کا حکم دیں"۔ آپؐ سن کر خاموش ہو رہے اور کوئی جواب نہ دیا۔ اتنے میں نماز کا وقت آگیا۔ نماز کے بعد اس نے پھر وہی درخواست کی۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کیا "تم نے نماز نہیں پڑھی"؟ اس نے عرض کی "ہاں پڑھ لی ہے"۔ آپؐ نے فرمایا "بس تو خدا نے تمہارا گناہ بخش دیا"۔ (بخاری شریف)

نماز سے گناہوں کے معاف ہونے کے مسئلہ کے متعلق آپؐ نے ایک روز قرآن کریم کی یہ آیت پڑھی:۔ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ۔ "بیشک نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں"۔

۳

آپؐ حدود اور قصاص میں نہایت احتیاط فرماتے۔ چنانچہ ایک دن ایک صحابی نے دربار رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ کہ "یارسول اللہ۔ میں ہلاک (یعنی برباد) ہو گیا"۔ آپؐ نے پوچھا "کیوں"؟ اس نے عرض کی۔ "میں نے روزہ میں اپنی بیوی سے ہمبستری کی ہے"۔ آپؐ نے حکم دیا۔ "اس کفارہ میں ایک غلام آزاد کر دو"۔ اس نے اپنی ناداری کا عذر کیا۔ آپؐ نے فرمایا "دو مہینے متصل روزے رکھ سکتے ہو"۔ اس نے عرض کی "نہیں"۔ آپؐ نے فرمایا۔ "ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو"۔ اس نے عرض کی۔ "مجھ میں اس کی بھی قدرت نہیں"۔ یہ سنکر آپؐ نے تھوڑی دیر تک تامل کیا۔ ابھی کچھ جواب نہیں دیا تھا کہ ایک شخص نے کھجوروں کی ٹوکری لاکر نذر پیش کی آپؐ نے ارشاد فرمایا "سائل کو بلاؤ"۔ وہ بھی وہیں بیٹھا تھا۔ سامنے آکر عرض کرنے لگا کہ "میں تو خدمت اقدس میں حاضر ہوں"۔ آپؐ نے فرمایا "یہ کھجوریں لے لو اور جاکر خیرات کر دو"۔ اس نے عرض کی "حضور! اس شہر میں مجھ سے زیادہ کوئی اور محتاج نہیں"۔ آپؐ نے سنتے ہی تبسم فرمایا اور اس کو حکم دیا کہ "جاؤ اپنے گھر لیجاؤ۔ اور اپنے گھر والوں کو کھلا دو"۔ (بخاری شریف)

۴

اسی طرح ایک اور صحابی نے بھی اپنا واقعہ آکر بیان کیا۔ تو آپؐ نے اس کو ایک غلام آزاد کرنے کا حکم دیا۔ اس نے بھی اپنی ناداری کا عذر کیا جب دو مہینے روزے رکھنے کے لئے فرمایا۔ تو اس نے اپنی کم ہمتی کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حیلہ پیش کیا۔ آپؐ نے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کے لئے فرمایا۔ تو اس نے عرض کی کہ ہم خود فاقہ کر رہے ہیں۔ مسکینوں کو کہاں سے کھلائیں۔ آپؐ نے اس کو صدقہ کے عامل کے پاس بھیجکر کہلا بھیجا کہ اس کو ایک وسق کھجوریں دیجائیں۔ اور اس کو فرمایا مسکینوں کے بعد جو کچھ بچے وہ اہل و عیال کے حوالے کر دو۔ (ابو داؤد شریف)

۵

جب بنی قریظہ کا محاصرہ ہوا اور وہ لاچار ہو کر آپؐ کے حکم پر راضی ہوئے۔ آپؐ نے ان سے فرمایا کہ۔ "سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے حکم پر اترنا منظور کرو۔" انہوں نے ابو لبابہؓ سے صلاح پوچھی۔ ابو لبابہ کا مال اور اولاد وغیرہ بنی قریظہ میں تھا۔ اس کی محبت میں ان کے ساتھ سلوک کرنا چاہا۔ اور اشارہ سے بتلایا کہ "سعد کے حکم پر اترو گے تو یہ تمہارے قتل کا حکم دیں گے۔" اور خدائے پاک کی مرضی وہی تھی۔ جو سعد کا منشا تھا۔ خدائے پاک نے حضورؐ کو بذریعہ وحی مطلع کیا۔ ابو لبابہ نے اپنی غلطی کی سزا میں اپنے آپ کو مسجد کے ستون سے باندھ دیا۔ جب اللہ تعالےٰ نے معاف کیا تب کھلے۔ پندرہ روز تک بندھے رہے۔ آپؐ نے ان کے بندھنے کی خبر سنکر فرمایا۔ "اگر وہ ویسے ہی میرے پاس چلے آتے تو میں اُن کے لئے استغفار کرتا لیکن جب وہ ستون مسجد میں جا بندھے ہیں۔ جبتک خدائے تعالےٰ کا حکم نہ آئے گا۔ میں نہ کھولوں گا۔"

(معالم التنزیل و جامع البیان)

۶

ایک بار مسلمانوں کی فوج کسی بستی پر سے گذری۔ وہاں ایک مسلمان تھا۔ فوج کی آمد کی وجہ سے اپنے مویشی کنارے کر کے کھڑا ہوا تھا۔ جب لشکر اس کے قریب آیا۔ تو اس نے السلام علیکم کہا۔ لوگوں نے سمجھا کہ یہ بستی تو کافروں کی ہے اور یہ شخص بچنے کے لئے مسلمانی جتلاتا ہے۔ بعض نے اس کو دشمن سمجھکر مارا اور مویشی چھین لئے۔ یہ مارنے والے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ تھے۔ اور ایک روایت کی رو سے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ تھے حضورؐ کو جب اس کی اطلاع ہوئی۔ تو مقدادؓ سے فرمایا۔ لا الہ الا اللہ کا کیا جواب دیگا۔" یعنی کلمہ کہنے کے بعد تو نے اس کو مارا بہت سنگین معاملہ ہو گیا۔ (لباب النقول)

۷

سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔ کہ میں مکّہ میں بیمار پڑا اور میری حالت نازک ہو گئی۔ مگر میرا اس شہر میں مرنے کو جی نہیں چاہتا تھا۔ جہاں سے میں ہجرت کر چکا تھا۔ آپ میری عیادت کے لئے تشریف لائے۔ تو میں نے عرض کی۔ "حضورؐ میں اپنا تمام مال خیرات کرنا چاہتا ہوں" آپؐ نے فرمایا۔ "نہیں" میں نے عرض کی۔ "اچھا آدھا۔" آپؐ نے فرمایا۔ "نہیں" میں نے کہا "اچھا تہائی" آپؐ نے فرمایا "تہائی بھی بہت ہے۔" بیشک یہ بہتر ہے۔ کہ تم اپنے وارثوں کو دولتمند چھوڑو بہ نسبت اس کے کہ تم ان کو نادار چھوڑو۔ (بخاری شریف)

۸

آپؐ کے سامنے جب کوئی شخص زبان سے کلمۂ شہادت کا اقرار کر لیتا۔ تو آپؐ اس پر کسی قسم کا تشدد کرنا یا عدم مساوات کا برتاؤ کرنا پسند نہ فرماتے تھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چنانچہ ایک بار آپؐ نے ارشاد فرمایا "مجھکو یہ حکم ملا ہے۔ کہ اپنے دشمنوں سے قتال کروں۔ جبتک کہ کلمۂ شہادت کا اقرار نہ کرلیں۔ اور نماز و زکوٰۃ ادا نہ کریں"۔ (مشکوٰۃ شریف)

پھر فرمایا جب وہ ان کاموں کو کرنے لگیں۔ تو انہوں نے اپنی جان و مال کو بچالیا۔ اور ان کا حساب اللہ تعالےٰ پر ہے (مشکوٰۃ شریف) یعنی شریعت حقہ کے احکام ظاہری ہیں۔ جب کسی شخص نے کلمہ شہادت پڑھا۔ اور نماز زکوٰۃ وغیرہ ادا کرنے لگا۔ تو اس کو مسلمان کہیں گے۔ اور اس کی جان و مال کی حفاظت واجب ہے۔ اگرچہ دل میں اس کے کچھ ہی عقیدہ ہو۔ ہاں کوئی گناہ ایسا کرے گا۔ جس سے اس کی جان یا مال یا عزت کو شرعاً نقصان پہنچانا لازم آجائے۔ جیسے کسی کو قتل کرنا یا چوری وغیرہ کرنا تو البتہ اس وقت اس کی جان و مال کو اسلام کے حق پر نقصان پہنچایا جائے گا۔

۹۔ آپؐ تشدد اور سختی کو یہاں تک ناپسند فرماتے تھے۔ کہ ایک روز ایک شخص نے آپؐ کی خدمت اقدس میں عرض کی: کہ حضور ہم لوگ یہودیوں۔ اور عیسائیوں کے ملک میں رہتے ہیں (وہاں مسلمانوں کی آبادی بہت کم ہے) کیا ان کے برتنوں میں کھانا کھالیا کریں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا "اگر اور برتن دستیاب ہو سکتے ہوں۔ تو ان کے برتنوں میں کھانیکی ضرورت نہیں۔ اور اگر اور برتن ہاتھ نہ آئیں۔ تو ان کو دھو کر انہیں کھانا کھالیا کرو"۔ (بخاری شریف)

۱۰

عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں۔ کہ ایک دن حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ "تم رات بھر نماز پڑھتے ہو۔ اور دن کو روزہ رکھتے ہو۔"؟ میں نے عرض کی "جی ہاں" آپؐ نے ارشاد فرمایا "ایسا نہ کرو۔ جاگو بھی۔ اور سوؤ بھی۔ روزہ بھی رکھو اور ناغہ بھی کرو۔ کیونکہ تمہارے اوپر تمہارے جسم کا بھی حق ہے۔ اور تمہاری آنکھوں کا بھی۔ تمہارے دوستوں اور بھائیوں کا بھی حق ہے۔ اور گھر والوں کا بھی"۔ (بخاری شریف)

(وطن)

وفادار بیوی

جب روما کے حاکموں نے کینٹس لوکریسیس کو جلاوطن ہونے کا حکم دیا۔ تو اس کی بیوی نے اپنی نوکرانی سے صلاح کرکے اسے اپنے مکان کے کسی کمرہ میں چھپایا۔ کہ پولیس والے بڑی تلاش کے بعد بھی اس کا پتہ نہ پاسکے مایوس ہو کر انہوں نے توریا کو ڈرایا دھمکایا۔ اور کہا "اگر اپنے خاوند کا پتہ نہ بتاؤ گی۔ تو تمہارے جسم کی بوٹی بوٹی کردی جائے گی" لیکن اس نے نہ بتانا تھا نہ بتایا۔

روما کے حاکموں نے ہزاروں آدمیوں کو جلاوطن کردیا بیچاروں نے طرح طرح کے عذاب بھگتے۔ مصیبتوں کا شکار ہوئے۔ مگر کینٹس لوکریسیس اپنی وفاداری کی بدولت۔ اپنے ہی مکان میں روما کے اندر خوب عیش و آرام سے رہا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سُلطان محمود کی شب گردی

سلطان محمود غزنوی بادشاہ کا معمول تھا کہ رات کیوقت رعیت کا حال معلوم کرنے کے لئے فقیروں کے بھیس میں پھرا کرتا تھا۔ ایک دن جب حسب معمول بادشاہ روانہ ہوا۔ اچانک چوروں کے گروہ کے پاس جاکر پہنچ گیا۔ انہوں نے پکار کر پوچھا' کون ہو۔ بادشاہ نے کہا میں تمہارا ساتھی۔ انہوں نے کہا۔ بہت اچھا آؤ بیٹھو۔ بادشاہ پاس بیٹھ گیا۔ ایک نے کہا۔ ہر ایک اپنا اپنا کمال بیان کرے۔ تاکہ سب کا حال معلوم ہوجائے پھر چوری کے لئے جائیں گے۔ ایک نے کہا۔ میں کتے کے بھونکنے کو سمجھتا ہوں جو کچھ وہ کہتا ہے۔ دوسرے نے کہا مجھ میں یہ کمال ہے۔ کہ اگر کسی کو رات کیوقت دور سے دیکھ لوں۔ تو پھر دن کو وہ مجھے نہیں بھولتا۔ تیسرے نے کہا۔ میں بہت زور اور طاقت رکھتا ہوں۔ جب نقب لگانے بیٹھتا ہوں۔ تو تھوڑی دیر میں سوراخ کر لیتا ہوں۔ چوتھے نے کہا۔ میری خوبی تو ناک میں ہے۔ جہاں کہیں زر و جواہر ہوں۔ میں بُو سے سمجھ جاتا ہوں۔ پانچواں کہنے لگا میں کمند ڈالنے میں بڑا استاد ہوں۔ خواہ کتنی ہی چکنی دیوار ہو۔ جب سب چور اپنے اپنے کمالات بیان کر چکے۔ تو بادشاہ کی طرف مخاطب ہوکر بولے۔ کہو صاحب تم میں بھی کچھ کمال ہے۔ یا صرف بوجھ ہی اٹھاؤ گے۔ بادشاہ نے کہا۔ مجھ میں بہت کمالات ہیں۔ ایک یہ کہ اگر کہیں بہت سے لوگ ہوں۔ اُن پر قتل کا حکم ہوگیا ہو۔ جلاد تلوار میان سے نکالے کھڑا ہو اور اس جگہ میری داڑھی کے بال ہلیں تو وہ سب چھوٹ جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ یہ سنکر چور بہت خوش ہوئے۔ کہنے لگے۔ خدا تمہارا بھلا کرے۔ یہ تو ہماری مراد بر آئی۔ تم ہم سب کے سردار ہو۔

یہ باتیں ختم ہو چکیں۔ تو چوری کے لئے روانہ ہوئے۔ قلعہ کے پاس پہنچے تو کتا بھونکنے لگا۔ اس چور نے جو کتے کے بھونکنے کو سمجھتا تھا۔ کہا۔ اس کتے کی آواز سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ بادشاہ ہمارے ساتھ ہے۔ اوروں نے کہا۔ بیوقوف تم اتنا نہیں سمجھتے ہو۔ کہ ہمارے لئے تو یہی صاحب بادشاہ ہیں۔ کیونکہ بادشاہ اس کو کہتے ہیں۔ جو قیدیوں کو چھوڑ سکتا ہے۔ اور یہی کام اس کے ہاتھ سے بھی ہوتا ہے۔ پھر دوسرے بادشاہ کو ہم کیا کریں اتنے میں سونگھنے والا سونگھ کر کہنے لگا۔ اس جگہ خزانہ معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ مجھے زر و جواہر کی بو آتی ہے۔ تو کمند والے نے کمند ڈالا۔ اور سب قلعہ پر چڑھ گئے۔ پھر اس طاقتور چور نے خزانے کے کمرے میں نقب لگائی۔ اور سب اندر گھس گئے۔ جتنا مال لے جاسکتے تھے۔ اتنا باندھکر قلعہ سے نیچے اتر آئے۔ اور شہر کے باہر دفنا کر دن مقرر کیا۔ کہ فلاں دن آکر سب مال آپس میں بانٹ لیں گے۔ بعد ازاں اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔

بادشاہ نے ہر ایک سے اس کا نام و پتہ پوچھ لیا تھا واپس جاکر کوتوال کو طلب کیا۔ اور چوروں کے حاضر کرنیکا حکم دیا۔

صبح ہوئی۔ بادشاہ تخت پر بیٹھا۔ سب چور سامنے لاکر کھڑے کئے گئے۔ تو اس چور نے جو اندھیرے میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیکھے ہوئے کو دن میں پہچان لیا کرتا تھا۔ بادشاہ کو پہچان لیا۔ اور اپنے ساتھیوں کو خبردار کیا۔ کہ یہ ہمارا رات والا ساتھی ہے۔ تو سب نے ملکر عرض کیا۔ بادشاہ سلامت خدا حضور کو ہر ایک شر سے محفوظ رکھے۔ مہربانی کر کے ہماری ایک عرض سنیں۔ بادشاہ نے کہا۔ جو کچھ کہنا چاہتے ہو کہو۔ تا تمہارے دل میں کوئی ارمان نہ رہ جائے انہوں نے کہا۔ کہ ہم سب ساتھیوں میں جو جو کمال یا ہنر تھے۔ وہ سب ظاہر ہوگئے۔ اور ان میں سے کچھ بھی کام نہ آیا۔ لیکن ایک شخص پہچاننے میں ماہر تھا۔ اور دوسرا چھوڑانے میں۔ اس پہچاننے والے کا حال تو معلوم ہوگیا۔ مگر چھوڑانے والے نے اپنے کمال کی تصدیق نہیں کرائی۔ وہ کب اپنے کمال سے ہم کو مستفید کریگا۔ بادشاہ یہ سنکر اور کچھ کہہ نہ سکا۔ حکم دیا۔ کہ سب خزانہ لاؤ۔ اور چوروں کو اتنا کچھ دیا۔ کہ ان کو پھر چوری کرنے کی حاجت نہ رہی +

(رفاقتہ بیگم پشاور چھاؤنی)

بخار سے دانت جلد نکل آتے ہیں

آسٹریلین ڈاکٹر ایبلس لکھتے ہیں کہ بخار سے بچوں کے جلد دانت نکل آتے ہیں۔ ۱۹ بچوں کے دانت جنکی عمر گیارہ سے ۲۷ ماہ کے درمیان تھی بخار کے زمانے میں عام زمانہ صحت کی نسبت زیادہ سرعت سے دانت نکلے وہ لکھتے ہیں۔ کہ ماؤں کو معلوم ہونا چاہئیے۔ کہ دانت کیوجہ سے بخار اور خرابی معدہ کا مرض نہیں ہوتا جیساکہ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے +

ہندوستان میں تعلیم نسواں

ہر ہائینس مہارانی آف گوالیار نے تعلیم نسواں پر انگریزی زبان میں ایک نہایت ہی مفید اور دلچسپ لیکچر دیا۔ رانی صاحبہ بجا فرماتی ہیں۔ کہ "اگر ایک لڑکی کبھی تعلیم مکمل کرے۔ تو اسکا یہ مطلب ہے۔ کہ وہ سارے خاندان کے معیار کو بلند کردیگی۔ اور لڑکے کی تعلیم کی نسبت لڑکی کی تعلیم کا زیادہ فائدہ پہنچیگا"۔ اس کے بعد وہ ان تعصبات کا ذکر کرتی ہیں۔ جو تعلیم نسواں کے متعلق روا رکھے جاتے ہیں۔ ہر ہائینس بچپن کی شادی کیخلاف بھی آواز بلند کرتی ہیں۔ کیونکہ اسطرح ان کا زمانہ تعلیم کم ہوجاتا ہے۔

ہمارے زنانہ سکولوں کا نصاب کیسا ہونا چاہئیے۔

اس سوال کا جواب مہارانی صاحبہ یہ دیتی ہیں "سب سے پہلے یہ مدنظر رکھنا چاہئیے۔ کہ کورس طالب علموں کے ماحول کے مطابق ہوں۔ جو ان کی روزمرہ زندگی میں مفید ثابت ہوں۔ اور اگر ہم یہ کرسکیں۔ اور امتحانوں کے ناقص طریق کی اصلاح کرسکیں۔ تو یقیناً ہم اپنا مقصد جلد حاصل کرلیں گے۔

آخر میں ہر ہائینس فرماتی ہیں "لڑکیوں کو یہ امر یاد رکھنا چاہئیے۔ کہ یونیورسٹی کی اعلیٰ ترین ڈگری۔ خراب صحت بیمار پھیپھڑوں اور کمزور آنکھوں کا کوئی عمدہ معاوضہ نہیں۔ ہم اس دماغی محنت کے اعلیٰ نتائج سے اس وقت تک کما حقہ مستفیض نہیں ہوسکتے۔ جبتک مضبوط جسم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ورا بھی صحت نہ ہو۔ لڑکیوں کو کھلی ہوا میں رکھنا چاہیئے۔ امید ہے۔ کہ جلد ہی وہ وقت آ جائیگا جب عورتیں سوسائیٹی میں لڑکوں کیطرح مفید سمجھی جائیں گی۔ اور اپنے بھائیوں کی صحیح عزت کی مستحق ہوں گی"+ (عبدالوہاب)

دانتوں کی نگہداشت

ہر سمجھدار انسان کے لئے دانتوں کی حفاظت بہت ضروری ہے۔ دانت خداوند کریم کی ایک بہت بڑی نعمت ہیں۔ اور دانتوں کی بربادی کے ساتھ ہی لطف زندگی کا بڑا حصہ برباد ہو جاتا ہے۔ دانتوں کو بھی احتیاط و حفاظت کی اس قدر ضرورت ہوتی ہے۔ جسقدر دوسرے اعضائے رئیسہ کو۔ ان کی جانب توجہ نہ کرنا سخت غلطی ہے۔ اگر دانتوں کی حفاظت نہ کی جائے۔ تو صرف یہی نہیں۔ کہ دانت جلد گر جاتے ہیں۔ بلکہ ان میں ایسے امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو صحت جسمانی کو بالکل برباد کر دیتے ہیں۔ اس قسم کے امراض میں پائیوریا ایک بہت مشہور اور نہایت تکلیف دہ مرض ہے۔ پائیوریا صرف یہی نہیں۔ کہ دانتوں کو بالکل برباد کر دیتا ہے۔ بلکہ خون کو مسموم کر دیتا ہے۔

دانتوں کی حفاظت کیواسطے یہ بہت ضروری ہے کہ زیادہ سرد اور زیادہ گرم اشیاء کے استعمال سے احتراز کیا جائے۔ گرم گرم کھانا کھانے کے بعد برف کے پانی کا استعمال بہت مضر ہے۔ اور دانت کمزور ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح زیادہ سخت غذاؤں کا استعمال بھی مناسب نہیں۔ قدرے سخت پھلوں کے چبانے سے دانتوں کی کافی ورزش ہو جاتی ہے، لیکن محض دوسروں کو اپنے دانتوں کی قوت دکھانے کے خیال سے مسلم چھالیا یا اخروٹ دانتوں سے توڑنا عین لغویت ہے۔ بعض ناعاقبت اندیش نوجوان اس خبط میں زیادہ مبتلا رہتے ہیں۔ اور پیسہ تک کو دانتوں میں دبا کر زور آزمائی کرتے ہیں۔

زیادہ ترش چیزوں کے استعمال سے دانت کند ہو جاتے ہیں۔ ہر قسم کے منجن اور ہر قسم کی مسواک کا استعمال بھی مناسب نہیں۔ بعض لکڑیاں اس قسم کی ہوتی ہیں۔ کہ ان سے دانت خراب ہو جاتے ہیں۔ مسواک کے لئے پیلو یا نیم کی شاخ مناسب ہے۔ کسی دوسرے شخص کی مستعملہ مسواک کبھی استعمال نہ کرنا چاہیئے۔ مختلف اقسام کے منجنوں کا استعمال بسا اوقات مضر ثابت ہوتا ہے۔ برش یا مسواک کو زیادہ عرصہ تک دانتوں پر نہ رگڑنا چاہیئے ورنہ دانتوں کی چمک زایل ہو جاتی ہے۔

خلال کیلئے بہت باریک اور نرم تنکہ مناسب ہوتا ہے۔ تنکا اگر موٹا اور سخت ہو تو دانتوں کی جڑوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد برش کا استعمال خلال سے زیادہ مناسب ہے۔ اگر درخت بڑھ کے دودھ کو شہد میں جوش دیکر اس سے غرارہ کریں۔ تو دانتوں کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں۔ اور مسوڑوں میں سختی پیدا ہو جاتی ہے۔ دانتوں کے لئے عرق لیموں کا استعمال بھی مفید ہے۔ اس سے دانتوں میں چمک پیدا ہوتی ہے۔ اور دانت جلد گرتے نہیں۔

بعض اوقات کسی بے احتیاطی کی بنا پر دانتوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں درد پیدا ہو جاتا ہے ۔ کبھی تو یہ درد مسوڑوں کی خرابی کیوجہ سے ہوتا ہے ۔ اور کبھی واڑھ میں کسی جزو غذا کے رہ جانے سے ۔ سوائے دانتوں کے کسی ہڈی میں قوت حس موجود نہیں ۔ اس وجہ سے کبھی کبھی خود دانت ماؤف ہو کر متالم ہو جاتے ہیں ۔

درد دنداں یا تو سردی کیوجہ سے ہوتا ہے ۔ یا گرمی کیوجہ سے ۔ یہ معلوم کرنے کے لئے کہ درد کس وجہ سے ہے ۔ ایک آسان طریقہ یہ ہے ۔ کہ مریض کو پہلے سرد پانی پلایا جائے ۔ اگر درد گرمی کیوجہ سے ہوگا ۔ تو تسکین ہو جائیگی ۔ لیکن اگر درد میں کمی نہ ہو تو سمجھ لینا چاہئیے ۔ کہ درد سردی کیوجہ سے ہے ۔ اور اس کا ثبوت یہ ہے ۔ کہ گرم پانی پلانے اور غرارہ کرانے سے درد کم ہو جائیگا ۔ اگر خونی مادہ کی وجہ سے درد ہو تو مسوڑھے بہت سرخ اور متورم ہو جاتے ہیں ۔

اگر اسپغول کو سرکہ میں بھگو کر دکھتے ہوئے دانت پر لگایا جائے ۔ تو تسکین ہو جاتی ہے ۔ اس طرح سرکہ اور گلاب کا غرغرہ بھی مفید ہے ۔ اگر درد بہت شدید ہو تو افیون کو روغن گل میں حل کر کے روئی سے دانتوں پر رکھیں درد کم ہو جائے گی ۔

درد دنداں جب سردی کی وجہ سے ہو تو گرم پانی کا غرغرہ مفید ہوتا ہے ۔ زیادہ درد کی حالت میں تھوڑا نمک سرکہ میں ملا کر غرغرہ کریں ۔ یا ادرک کو تراش کر گرم کر یا ادرک سیر قدرے نمک چھڑک کر دانتوں پر ملیں درد بند ہو جاتا ہے ۔ اسی طرح دانتوں پر گرم گرم لہسن بریاں کی مالش بھی بہت مفید ہے ۔

شاہان دہلی

ناظرین کی دلچسپی اور واقفیت کے لئے ذیل میں ان بادشاہوں کے نام مع میعاد حکومت درج کئے جاتے ہیں جن کی تاج پوشی ۱۱۹۳ء سے ۱۹۱۱ء تک دہلی میں ہوئی ۔

خاندان غوری

محمد غوری ۱۱۹۳ء سے ۱۲۰۶ء تک ۱۳ سال

خاندان غلاماں

قطب الدین ایبک	۱۲۰۶ء سے	۱۲۱۰ء تک	۴ سال
آرام شاہ	۱۲۱۰ء ″	۱۲۱۱ء ″	۱ سال
شمس الدین التمش	۱۲۱۱ء ″	۱۲۳۵ء ″	۲۴ سال
فیروز شاہ	۱۲۳۵ء ″	۱۲۳۶ء ″	۶ ماہ ۲۳ دن
رضیہ بیگم	۱۲۳۶ء ″	۱۲۳۹ء ″	۳ سال ۶ ماہ ۶ دن
بہرام شاہ	۱۲۳۹ء ″	۱۲۴۲ء ″	۲ سال ۱ ماہ ۱۵ دن
مسعود شاہ	۱۲۴۲ء ″	۱۲۴۶ء ″	۴ سال ۱ ماہ ۱ دن
ناصر الدین	۱۲۴۶ء ″	۱۲۶۶ء ″	۲۰ سال
غیاث الدین بلبن	۱۲۶۶ء ″	۱۲۸۸ء ″	۲۲ ″
کیقباد	۱۲۸۸ء ″	۱۲۹۰ء ″	۳ ″
جلال الدین فیروز خلجی	۱۲۹۰ء ″	۱۲۹۵ء ″	۶ ″
علاؤ الدین	۱۲۹۵ء ″	۱۳۱۵ء ″	۲۰ ″
شہاب الدین	۱۳۱۶ء ″	۱۳۱۶ء ″	۳ ماہ
قطب الدین	۱۳۱۶ء ″	۱۳۲۰ء ″	۴ سال
نصیر الدین مبارک	۱۳۲۰ء ″	۱۳۲۰ء ″	۶ ماہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاندان تغلق

غیاث الدین تغلق ۱۳۲۰ء سے ۱۳۲۵ء تک ۵ سال
محمد تغلق ۱۳۲۵ء ,, ۱۳۵۱ء ,, ۲۶ ,,
فیروز شاہ ۱۳۵۱ء ,, ۱۳۸۹ء ,, ۳۸ ,,
تغلق شاہ ۱۳۸۹ء ,, ۱۳۸۹ء ,, ۵ ماہ ۳ دن
ابوبکر شاہ ۱۳۸۹ء ,, ۱۳۹۸ء ,, ۹ سال ۶ ماہ
اللہ دین سکندر ۱۳۹۸ء ,, ۱۳۹۸ء ,, ۱ ماہ
سلطان محمود ۱۳۹۸ء ,, ۱۴۱۴ء ,, ۱۳ سال ۲ ماہ

خاندان سادات

خضر خان ۱۴۱۴ء سے ۱۴۲۱ء تک ۷ سال ۲ ماہ
محمد شاہ ۱۴۲۱ء ,, ۱۴۳۴ء ,, ۱۳ ,, ۷ ماہ ۱۵ دن
مبارک شاہ ۱۴۳۴ء ,, ۱۴۴۴ء ,, ۱۰ سال
سلطان الدین ۱۴۴۴ء ,, ۱۴۵۰ء ,, ۶ ,,

خاندان لودھی

بابر ۱۵۲۶ء سے ۱۵۳۰ء تک ۵ سال
ہمایوں ۱۵۳۰ء ,, ۱۵۴۰ء ,, ۹ سال ۸ ماہ ایکدن

خاندان سوری

شیر شاہ ۱۵۴۰ء سے ۱۵۴۵ء تک ۵ سال
سلیم خان ۱۵۴۵ء ,, ۱۵۵۳ء ,, ۸ ,,
فیروز خان ۱۵۵۳ء ,, ۱۵۵۳ء ,, چند دن
عادل شاہ ۱۵۵۳ء ,, ,,
ابراہیم ۱۵۵۴ء ,, ,,
سکندر ۱۵۵۵ء ,, ,,

خاندان مغل

ہمایوں ۱۵۵۵ء ۳ ماہ ۹ دن

اکبر اعظم ۱۵۵۶ء سے ۱۶۰۵ء تک ۴۹ سال
نور الدین جہانگیر ۱۶۰۵ء ,, ۱۶۲۸ء ,, ۲۳ ,,
شاہ جہاں ۱۶۲۸ء ,, ۱۶۵۸ء ,, ۳۰ ,,
اورنگ زیب ۱۶۵۸ء ,, ۱۷۰۷ء ,, ۴۹ ,,
بہادر شاہ ۱۷۰۷ء ,, ۱۷۱۲ء ,, ۵ ,,
جہاندار شاہ ۱۷۱۲ء ,, ۱۷۱۳ء ,, ۱ ,,
فرخ سیر ۱۷۱۳ء ,, ۱۷۱۹ء ,, ۶ ,,
محمد شاہ ۱۷۱۹ء ,, ۱۷۴۸ء ,, ۲۹ ,,
احمد شاہ ۱۷۴۸ء ,, ۱۷۵۴ء ,, ۶ ,,
عالمگیر ثانی ۱۷۵۴ء ,, ۱۷۵۹ء ,, ۵ ,,
شاہ عالم ثانی ۱۷۵۹ء ,, ۱۸۰۶ء ,, ۴۷ ,,
اکبر ثانی ۱۸۰۶ء ,, ۱۸۳۷ء ,, ۲۸ ,,

آخری تاجدار ابو ظفر بہادر شاہ } ۱۸۳۷ء سے ۱۸۵۸ء تک ۲۲ سال۔

یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو لارڈ لٹن نے ملکہ وکٹوریہ کی تاجپوشی کا اعلان کیا۔

یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو لارڈ کرزن نے شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کی تاجپوشی کا اعلان نافذ فرمایا۔

۱۲ دسمبر ۱۹۱۱ء کو شہنشاہ جارج پنجم نے بذات خاص دہلی میں دربار تاجپوشی منعقد فرمایا +

بقایا داران توجہ کریں
جن مصباحی بہنوں نے تاحال مصباح کا چندہ ادا نہیں کیا۔ وہ بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ وی۔ پی میں چھ آنے زیادہ خرچ ہوتا ہے
(مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکہ نفرتتی

ملکہ نفرتتی کا نیم قد مجسمہ جو آج کل برلن کے عجائب خانے کی زینت بنا ہوا ہے۔ جنگ عظیم سے کچھ عرصہ پیشتر وسطی مصر سے دستیاب ہوا تھا۔ محققین کا خیال ہے کہ ملکہ نفرتتی اور اس کا شوہر اخن آتون اسی علاقے میں فرمانروائی کرتے تھے۔ اخن آتون فرعون مصر آتون دیوتا کا معتقد تھا۔ مصریوں کا عقیدہ تھا کہ آتون دیوتا ہمیں روشنی اور حرارت پہنچاتا ہے۔ کائنات اسی کی وجہ سے قائم ہے۔ اسے تمام قوتیں حاصل ہیں۔ وہ ہر ذی روح کا باپ ہے۔ اسے رحم اور نیکدلی کا دیوتا سمجھا جاتا تھا۔

اخن آتون نے نئے پایۂ تخت میں آتون کا ایک عظیم الشان مندر بنایا۔ اور نہایت اطمینان سے حکومت کرنے لگا لیکن اسے زیادہ دیر تک فراغت نصیب نہ ہوئی۔ کیونکہ مصر میں سخت قحط پڑا جو سالہا سال تک جاری رہا۔ محققین کا خیال ہے۔ کہ اسی فرعون کے عہد حکومت میں حضرت یوسف علیہ السلام کنعان سے مصر میں آئے۔ اور یہی وہ قحط ہے جس کی پیشگوئی انہوں نے فرعون کے ایک خواب کی بنا پر کی تھی۔

بلکہ نفرتتی بھی ہمیشہ مغموم رہا کرتی تھی۔ اس کی عمر ابھی بمشکل دس سال کی تھی۔ کہ فرعون کیسا تھ اس کی شادی کر دی گئی۔ نیز چودہ سال کی عمر میں پہلا بچہ پیدا ہوا۔ اور چھبیس سال کی عمر میں وہ سات لڑکیوں کی ماں بنگئی اس پر طرہ یہ کہ عنفوان شباب میں اس کی ایک آنکھ جاتی رہی۔ آتون دیوتا کے بت کے سامنے رو رو کر التجائیں کرنیکے باوجود نفرتتی کے ہاں لڑکا پیدا نہ ہوا۔ اس لئے اسے اپنا مستقبل بہت تاریک نظر آتا تھا۔

نوٹ:۔ یہ اقتباس اس لئے دیا گیا ہے تا ناظرات دیکھیں کہ لڑکی لڑکے کی پیدائش اللہ تعالیٰ کے ید قدرت میں ہے۔ اور بڑے بڑے جلیل القدر بادشاہ قادر مطلق کے سامنے عاجز و درماندہ ہیں۔

دو ہزار دفعہ جلنے والی دیا سلائی

کیا آپ کی سمجھ میں یہ بات آ سکتی ہے۔ کہ ایک دیا سلائی کو دو ہزار بار جلایا جا سکتا ہے۔ اور کیا ایسی دیا سلائی کا وجود ممکن ہے جو بار بار کام دیتی رہے۔ یہاں ایسی سلائی موجود ہے۔ جو قد میں ایک چوبی چمچہ کے برابر ہے۔ اس سے چھوٹی ایک اور ہے جو معمولی دیا سلائی کے برابر ہے۔ یہ ختم ہونے سے پہلے چھ سو بار روشن کیجا سکتی ہے۔ اس دیا سلائی کو ایک شخص نے ایسے واقعہ سے متاثر ہو کر ایجاد کیا ہے جو دوسروں کی نگاہ میں معمولی اہمیت کا تھا۔ اس کا موجد ایک فرم کے منیجر سے گفتگو کر رہا تھا۔ اثنائے گفتگو میں منیجر نے اسے سگریٹ پیش کیا اور اس کے ساتھ ہی خود بھی ایک سگریٹ لے لیا۔ مہمان نے ایک دیا سلائی جلائی۔ غرض یہ تھی کہ دونوں سگرٹوں کو اس سے سلگا لیا جائے گا۔ لیکن دیا سلائی کا سر آگ لینے کے بعد اچٹ گیا۔ اور اچٹ کر منیجر کے رخسار پر لگا۔ جس سے رخسار پر آبلہ پڑ گیا۔ مہمان نے میزبان کی تکلیف دیکھ کر کہا۔ کہ اچھا اب میں ایسی محفوظ دیا سلائی ایجاد کروں گا۔ جو صحیح معنوں میں ہو گی۔ چنانچہ اس کے بعد وہ ایجاد کی فکر میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محو ہو گیا۔ اور آخر ایسی دیا سلائی بنائی جو ایک کیمیاوی چیز کے مس ہونے سے جل اٹھتی ہے۔ اور دوسری کے چھو جانے سے گل ہو جاتی ہے۔ بنانے میں بھی اس کے چنداں دشواری نہیں۔ اور کام میں لانا تو بہت ہی آسان ہے۔

اس کی ایجاد سے لاکھوں ٹن لکڑی بچ رہے گی جو ہر سال ان دقیانوسی وضع کی دیا سلائیوں میں خرچ ہو جاتی ہے۔ اس کے موجد کو دیا سلائیوں کی ایک بڑی فیکٹری کی طرف سے حق ایجاد فروخت کرنے کے لئے ایک ملین پونڈ پیش کئے گئے ہیں۔

چھ ہزار برس کی قبر اور زیور

پروفیسر سلیم حسن نے ابو الہول (عظیم قدیم ترین اہرام مصری) کے پاس ہی قدیمی خفیہ قبر کو کشادہ کر کے ایک بیس سالہ لڑکی کی ممی نکالی ہے۔ یہ لڑکی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چھ ہزار برس پیشتر مر چکی تھی۔ اس قبر میں بہت سی اشیاء نادرہ ایسی پائی گئیں۔ کہ جن کو دیکھ کر یہ محقق آثار قدیمہ تعجب میں رہ گیا۔ اس قبر میں طلائی زیورات کے علاوہ قدیم زمانہ کے کچھ برتن بھی نکلے ہیں۔ یہ قبر کسی ملکہ یا شہزادی کی نہیں۔ بلکہ پستہ قد۔ نازک اندام مگر رعنا شکل کی قبول صورت لڑکی تھی۔ اس کے بال نہایت سیاہ اور باریک تھے' جو اس کی کمر تک پہنچتے تھے۔ اس کا سر ایک تکیہ پر رکھا ہوا' ملا جس پر طلائی کام بنا ہوا ہے۔ اس کے سر پر طلائی ٹوپی اور گردن میں ایک گلوبند یا چمپاکلی پڑی ہوئی تھی۔ اس کی کلائی میں طلائی اور آہنی چوڑیاں ملیں اس کی قمیص کا کپڑا ابھی تک موجود تھا جس میں جا بجا پونتھ کا کام بنا ہوا ہے۔ اور سونے کے ملمع کے چھ گاؤدم زیورات اس قمیص کے کنارے سے لگے ہوئے تھے۔ اس کی قبر میں سے ایک سو سے زیادہ خورد و نوش کی چیزیں برتنوں میں بھری ہوئی تھیں۔

اس قبر کا حال عجیب اتفاق سے معلوم ہوا۔ ابو الہول کے نزدیک محقق آثار قدیمہ زمین کھدوا رہے تھے۔ یکایک زمین کی سطح سے ۲۰ فٹ نیچے یہ قبر نظر آئی۔ انہوں نے اس قبر کو کھدوا کر لڑکی کی ممی اور مذکورہ بالا تمام اشیاء نکلوائیں اس نواح میں لٹیروں نے فرعون اور ہر ایک ملکہ مصر اور تمام شہزادوں بلکہ شرفاء اور عقلاء تک کی قبریں لوٹ لی ہیں۔ بلکہ یہاں تک ظلم کیا کہ ان قبروں کی ممیوں کو بھی ضائع کر دیا' مگر یہ لڑکی اپنی قبر میں چھ ہزار برس سے سوتی رہی۔ آثار سے پایا جاتا ہے۔ کہ یہ اس زمانہ کی مذہبی پیشوا کی لڑکی تھی' یہ مقدس جانوروں آئبیس کو دانہ کھلانے پر مامور تھی۔ یہ سارس کی طرح لمبی چونچ والے جانور ہوتے تھے۔ اہل مصر ان کو خدا کے عقل کا روئے زمین پر اوتار سمجھتے تھے۔ قبر میں نہایت عجیب و غریب شکل کے پیالے بھی نکلے ہیں جن میں دانہ ڈال کر یہ لڑکی ان جانوروں کو ان کی خوراک وغیرہ کھلاتی تھی۔

توسیع اشاعت تمام خواتین جماعت احمدیہ سے التجا ہے۔ کہ وہ اپنے اخبار کی اشاعت بڑھانے میں پوری پوری سعی فرمائیں۔

(منیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستانی تارکانِ وطن کی تعداد

۱۹۲۹ء کے متعلق ہندوستان کو جو رپورٹ شائع ہوئی تھی اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ممالک غیر میں جو ہندوستانی تارک الوطن آباد ہیں۔ ان کی تعداد ۲۶۱۰۰۰۰ لاکھ ہے جن میں سے سیلون میں ۹۵۹۰۰۰ لاکھ۔ ملایا میں ۷ لاکھ ماریشس میں ۲۸۱۰۰۰ لاکھ۔ برٹش گیانا اور ٹرینیڈاڈ اور جمیکا میں ۲۷۶۰۰۰ لاکھ۔ جنوبی افریقہ میں ۱۶۰۰۰۰ ہزار۔ جزیرہ فجی میں ۶۹۰۰۰ ہزار اور مشرقی افریقہ میں ۵۵۰۰۰ ہزار ہے۔ اسطرح سلطنت برطانیہ کی نوآبادیوں میں آباد شدہ تارک الوطن ہندوستانیوں کی کل تعداد ۲۵۱۰۰۰۰ ہے۔ اور تقریباً ۱۰۰۰۰۰ ہندوستانی سلطنت برطانیہ کے مقبوضات میں بود و باش رکھتے ہیں۔

ڈاکخانوں کی تعداد

ہندوستان میں ۲۲۸۲۰ ڈاکخانے ہیں جن کے ذریعہ سے ۱۳۸ کروڑ مالیت کی اشیاء روانہ کی گئیں۔ جن میں سے ۷۵ کروڑ کے بیمہ جات۔ ۵۹ کروڑ کے پوسٹ کارڈ، ۹ کروڑ رجسٹرڈ اخبارات، ۱۰ کروڑ پیکٹ اور ½ کروڑ پارسل روانہ کئے گئے تھے منی آرڈروں کی تعداد ۴ کروڑ تھی۔ جن میں سے ۹۹،۹۲ فیصدی اشیاء مالکان کو پہنچ گئیں۔ باقی نامکمل پتہ کے باعث پہنچ نہ سکیں۔ کل آمدنی ۱۱ کروڑ روپیہ کی ہوئی۔ ملازمان کی تعداد ۱۲۹۹۰۲ تھی۔ اور سیونگ بنک میں جو روپیہ داخل ہوا اس کی تعداد اوسطاً ۴۷،۲۷ تھی۔ کل تاروں کی تعداد ۳۰۲۴۱۰۰ تھی ٹیلیفون سے ۱۳۸۰۵۲۵ روپیہ آمدنی ہوئی۔ اس محکمہ پر کل ۱۰ کروڑ ۹۵ لاکھ روپیہ صرف ہوا اور سود وغیرہ دیکر ۴۵ لاکھ روپیہ بچت میں رہا۔

ہندوستان کی بیوہ عورتیں

ہندوستان میں بیوہ عورتوں کی بڑی کثرت ہے۔ ان کی کیفیت ذیل کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتی ہے۔

عورتوں کی مجموعی تعداد۔	۱۵۴۹۴۶۹۲۶
بیوائیں۔	۲۶۸۳۲۸۳۸
ہندو عورتیں بحیثیت مجموعی۔	۱۰۵۸۲۱۸۲۵
ہندو بیوائیں۔	۲۳۰۰۷۵
مسلمان خواتین۔	۲۲۳۸۹۸۴۸
بیوہ خواتین۔	۳۷۱۲۵۹۳

عمر کے اعتبار سے بیوہ عورتوں کا نقشہ اور بھی زیادہ ہولناک ہے۔ اس لئے کہ بہت بڑی تعداد کی عمر ۲۵ اور ۴۰ کے درمیان ہے۔

۵ سال کی عمر تک	۱۵۱۳۹
۵ سے ۱۰ سال تک	۱۰۲۲۹۳
۱۰ ,, ۱۵ ,, ,,	۲۷۹۱۴۴
۱۵ ,, ۲۰ ,, ,,	۵۱۷۸۹۸
۲۰ ,, ۲۵ ,, ,,	۹۶۶۶۱۷
۲۵ ,, ۳۰ ,, ,,	۱۵۱۶۴۷
۳۰ ,, ۳۵ ,, ,,	۲۳۵۴۱۲۲
۳۵ ,, ۴۰ ,, ,,	۲۲۳۳۵۶۹

توسیع اشاعت مصباح ہر احمدی خاتون کا فرض ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست چندہ مسجد لنڈن

از احمدیہ خواتین!

(گذشتہ سے پیوستہ)

میاں امام الدین صاحب سیکھواں ۷-۰-۰

نبی بخش صاحب نواں پنڈ بیلداراں ۰-۸-۰

جماعت کریام ۲۴-۵-۳

سلیمہ بیگم اسسٹنٹ سکرٹری لجنہ اماء اللہ حیدرآباد دکن - ۱-۰-۰

بابو حشمت اللہ صاحب پوسٹل کلرک کالکا - ۵-۰-۰

احمد علی صاحب لدھیکے نیویں ۳-۰-۰

نواب الدین صاحب جانگریاں سیالکوٹ ۱۸-۰-۰

محمد خانصاحب جماعت کوٹ قیصرانی ۱۶-۲-۰

جماعت کڑیانوالہ ڈاکٹر محمد اشرف صاحب ۲۵-۰-۰

طالب حسن صاحب چک نمبر ۳۰ ۱۶-۰-۰

جماعت سنور رحمت اللہ صاحب ۴-۰-۰

نواب خاں صاحب چاہ پھجووالہ ۱-۰-۰

جنت بی بی " " " ۱-۸-۰

جماعت شاہجہانپور ۳۷-۱۰-۰

عزیزہ بیگم صاحبہ کمالیہ لائلپور ۱-۰-۰

جماعت گورداسپور مولوی چراغ الدین ۱۶-۹-۰

از فاطمہ مرحومہ حسن ابدال ۵-۰-۰

سکرٹری لجنہ اماء اللہ دہلی ۷-۰-۰

سید محبوب عالم صاحب آگرہ ۲-۸-۰

جماعت پشاور عبدالمجید صاحب ۳۲-۱۲-۰

جماعت کھاریاں فضل الٰہی صاحب ۵-۰-۰

" کاٹھ گڑھ دولت خانصاحب ۲۵-۰-۰

" ادرابھاگو ہٹی پیر محمد صاحب ۸-۰-۰

سید عابد حسین صاحب افسر مال بجاور ۱-۰-۰

اللہ بخش صاحب چک نمبر ۹ ۹۲-۴-۰

چوہدری مولا بخش صاحب چک نمبر ۳۵ ۳-۰-۰

بابو محمد حنیف صاحب پوسٹل کلرک شکر گڑھ ۳-۰-۰

جماعت گجرات عبدالمجید صاحب ۱۰۰-۰-۰

" بہاولپور عزیز محمد صاحب ۴-۰-۰

" شاہ مسکین ولایت شاہ صاحب ۷-۲-۰

عظیم الدین صاحب پیر پیک شاہ ۸-۰-۰

جماعت گھنوکے ججہ محمد خورشید صاحب ۱۷-۰-۰

" دھیوالہ سید حسین علی صاحب ۲-۱۲-۰

محمد الدین صاحب مستونگ ۴-۰-۰

حیات محمد صاحب موگا منڈی ۱-۰-۰

جماعت جڑانوالہ محمد شفیع صاحب ۳-۰-۰

" ڈیرہ بابا نانک ۴۹-۱۳-۳

" پاک پٹن چوہدری غلام احمد صاحب ۱۷-۱۰-۰

چوہدری ابوالہاشم صاحب کلکتہ ۱۰-۰-۰

محمد اسماعیل صاحب لائل پور ۱-۰-۰

شیخ رفیع الدین صاحب انسپکٹر پولیس شاہ پور ۳-۷-۰

قاضی عبدالمجید صاحب امرتسر ۲۹-۰-۰

جماعت مڈھ رانجھہ شیخ مولا بخش صاحب ۲-۹-۰

" جھنگ بابو محمد حسین صاحب ۳-۱۵-۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت لاہور چھاؤنی	۵-۰-۰
،، شملہ بابو نواب الدین صاحب	۴۹-۲-۰
،، لالہ موسیٰ میاں محمد الدین صاحب	۳-۸-۰
محمودہ بیگم سکرٹری لجنہ منٹگمری	۱۴-۰-۰
عبدالقادر صاحب چنگن	۲-۰-۰
حاجی عبدالواحد صاحب مسکرا	۲-۴-۰
شیخ غلام حیدر صاحب راجہ جنگ	۱-۰-۰
چک نمبر ۶ ۱۱ خورشید احمد صاحب	۶-۶-۰
محمد حسین صاحب مچھ بلوچستان	۱-۰-۰
جماعت اٹھوال	۹-۸-۹
چک ۱۶۶ ع مراد بہاول پور	۶-۲-۰
جماعت ہیڈ مرالہ برکت علی صاحب	۰-۸-۰
محمد اسماعیل صاحب پانی پت	۳-۰-۰
جماعت چوہدری والہ عبدالرحیم صاحب	۵-۱۴-۰
چک ۵۶۵ ع برکت علی صاحب	۱-۴-۰
بابو عبدالقدوس صاحب اورسیر ہانسی	۵-۰-۰
نیاز محمد صاحب کسووال منٹگمری	۰-۸-۰
حکیم محمد بخش صاحب کیمل پور	۰-۱۳-۰
جماعت کوئٹہ محمد عبداللہ صاحب	۴-۰-۰
،، سکھانند	۶-۹-۰
،، قادیان	۱۳-۸
میاں نور محمد صاحب علی پور ملتان	۰-۸-۰
سعیدہ مرحوم بھاگلپور	۴-۰-۰
بابو محمد حیات خانصاحب ملتان	۲-۸-۰
جماعت کلکتہ مرسلہ محمد رفیق صاحب	۱۴-۶-۰

جماعت پٹیالہ مولوی سراج الحق صاحب	۲۵-۱۲-۰
،، عنایت کنجاہ	۱-۰-۰
حکیم محمد اکرم صاحب اوچ	۲-۰-۰
سکرٹری جماعت کنانور (مالابار)	۲۰-۰-۰
جماعت قلعہ صوبہ سنگھ	۲-۱۴-۰
ڈاکٹر محمد عبدالرشید صاحب سب اسسٹنٹ سرجن (سندھ)	۱۳-۸
بابو الٰہی بخش صاحب ممباسہ	۲-۰-۰
منشی عبدالمجید صاحب پشاور	۱۰-۰-۰
جماعت لدھیانہ عنایت حسین صاحب	۱-۰-۰
شیر محمد صاحب سرشت پور	۱۰-۰-۰
ایم حمید اللہ صاحب برج ورکس (چنیوٹ)	۰-۸-۰
جماعت لودھراں	۰-۸-۰
پیر احمد صاحب ہوشیارپور	۳-۰-۰
جماعت پنام منشی خانصاحب	۵-۴-۰
امانت علی صاحب ڈھلواں	۰-۴-۰
اہلیہ مولوی سلیم اللہ صاحب اوکاڑہ	۱۰-۰-۰
ڈاکٹر احمد جان صاحب جودھپور	۴-۰-۰
جماعت برادر رحیم بخش صاحب	۱-۰-۰
بابو فضل الدین صاحب جالندھر چھاؤنی	۱۴-۰-۰
جماعت بنگہ	۱-۱۲-۰
انبالہ بابو عبدالرحمٰن صاحب	۱-۰-۰
جماعت سرگودھا محمد عبداللہ	۲۶-۳-۰
،، بھاگلپور مولوی علی محمد صاحب	۱۶-۸-۰
منشی خیر الدین صاحب نائب مدرس مسانیاں	۱-۰-۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت آئینہ سید لال شاہ صاحب	۱-۴-۰
بابو فضل الدین صاحب اورسیر جالندھر چھاؤنی	۱-۴-۰
میاں فضل الدین صاحب بنگہ	۱-۱۲-۰
بابو عبد الرحمٰن صاحب انبالہ	۱-۰-۰
منشی محمد عبد اللہ صاحب سرگودھا	۵-۳-۰
چک ۴۶ ع شمالی	۲۷-۷-۰
مولوی علی احمد صاحب بھاگلپوری	۱۶-۸-۰
میاں خیر الدین صاحب مسانیاں	۱-۰-۰
سید لال شاہ صاحب آئینہ چک ۹ ع	۱-۴-۰
بابو عزیز الدین صاحب تار بابو جہال بنگلہ	۶-۰-۰
چوہدری دولت خاں صاحب کاٹھ گڑھ	۱۱-۳-۰
غلام محمد صاحب گلگت	۵-۰-۰
شاہ محمد صاحب جہلم	۵-۰-۰
بابو محمد خورشید صاحب بنگلہ کلاسن ضلع منٹگمری	۳۵-۰-۰
منشی محمد الدین صاحب نہال گجرات	۲۰-۰-۰
شبیر محمد صاحب بلاچور	۱-۰-۰
چوہدری عبد المجید خان صاحب لاہور	۳۰-۰-۰
منشی محمد عبد الرحمٰن صاحب سکھر	۷-۰-۰
محمد حیات صاحب نوشہرہ	۱۵-۰-۰
ہدایت اللہ صاحب خوشاب	۱-۰-۰
چوہدری عبد الرحیم صاحب مزنگ لاہور	۸۴-۲-۰
لجنہ اماء اللہ قادیان	۴۶-۰-۰
نور محمد صاحب سیدوالہ	۰-۱۴-۰
جماعت راولپنڈی	۲۴-۰-۰
رفیع الزمان خان صاحب کراچی	۲۸-۸-۰

محمد عبد اللہ صاحب چکوال	۱-۸-۰
محمد طیب صاحب سرائے نورنگ	۱-۰-۰
سارہ بیگم سکرٹری لجنہ اماء اللہ ناسنور	۲۷-۱۴-۰
احمد الدین صاحب ڈنگہ	۱-۰-۰
اللہ بخش صاحب چندر کے منگولے	۲۰-۱۲-۰
عبد الرحمٰن صاحب چھاؤنی جھانسی	۵-۰-۰
چوہدری بھنگن خان صاحب کیرنگ	۱۲-۰-۰
میاں خدا بخش صاحب ادرحمہ	۱-۱۲-۰
خواجہ گل محمد صاحب آگرہ	۲-۰-۰
منشی عبد المجید صاحب پشاور	۱۰-۰-۰
اہلیہ ڈاکٹر شطر الدین صاحب بمبئی	۴۵-۰-۰
محمد یوسف صاحب جمعدار بلوچستان	۶-۰-۰
رحیم بخش صاحب بھڈیار	۳-۷-۶
شیخ عبد الرشید صاحب بٹالہ	۲-۰-۰
عبد المجید صاحب بھوانی گڑھ	۰-۰
مرزا دین محمد صاحب لنگروال	۷-۶-۰
محمد عبد الستار صاحب کٹک	۲-۱-۰
عبد الکریم صاحب ٹانگہ افریقہ	۱۲-۱۴-۰
عطاء الرحمٰن صاحب بھیرہ	۳۸-۰-۰
نواب الدین صاحب بانگریاں	۲۱-۱-۰
غلام محی الدین صاحب کاٹھیاں	۱-۸-۰
اہلیہ ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب	۱۹۸-۹-۰
سکرٹری لجنہ اماء اللہ دہلی	۵۸-۰-۰
ہمشیرہ محمد عمر صاحب ترنگزئی	۲-۰-۰
دختر صغیرہ بیگم صاحبہ	۲-۰-۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشیر احمد صاحب گوہلیکی	۱۰-۰-۰
حکیم احمد الدین صاحب جسو کے	۱-۰-۰
محمد ایوب صاحب مراد آباد	۵-۰-۰
میر احمد بخش صاحب نلونڈی راہ والی	۹-۰-۰
صوبیدار نظام الدین صاحب انبالہ چھاؤنی	۵-۰-۰
اکبر علی صاحب مزائنڈ زیدکا	۱۲-۵-۰
سید مزمل شاہ صاحب گھبڑ	۱۰-۰-۰
عبدالغنی صاحب سانگیری	۳-۸-۰
چوہدری اللہ دتا صاحب حسن پور	۰-۸-۰
عبدالغفور صاحب سانبر لیک	۲-۰-۰
جماعت زیرہ	۱۱-۱۴-۰
" سیالکوٹ منشی محمد حیات صاحب	۲۰۰-۰-۰
" نوشہرہ چھاؤنی	۱-۰-۰
" لاہور	۱۵-۰-۰
" سیالکوٹ شہر	۲-۰-۰
حمید اللہ صاحب برج ورکس چنیوٹ	۳۲-۰-۰
محمودہ بیگم منٹگمری	۰-۴-۰

جن بہنوں نے اس کار خیر میں حصّہ لیا ہے ان کو اللہ تعالےٰ اجر جزیل بخشے اور جو بہنیں حصہ نہیں لے سکیں۔ ان کے لئے وقت ہے۔ کہ وہ بھی اس ثواب سے بہرہ وافی حاصل کرلیں۔ کہ ایسے وقت بار بار نہیں ملا کرتے۔ امید واثق ہے۔ کہ جن بہنوں نے اس میں حصہ نہیں لیا۔ وہ ضرور اس کار خیر میں حصہ لیں گی۔

وفات

میرا چھوٹا ماہ پارہ منصور نصر اللہ خاں کل صبح نو بجے داعی اجل کو لبیک کہکر بحضور خالق و مالک حقیقی جا پہنچا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ یہ تیسری امانت الٰہی تھی۔ جو ہم ان دو سالوں میں اللہ تعالےٰ کے حوالے کر چکے ہیں۔ اللہ تعالےٰ قبول فرماویں۔

منصور کی عمر ایک سال اور سات ماہ تھی۔ بڑا خوبصورت ذہین۔ اور ہوشیار بچہ تھا۔ گھر میں وجہ رونق تھا۔ میرے دو بڑے لڑکے محمود اور مسعود جو اس سے بڑے تھے سیالکوٹ پڑھتے ہیں۔

(راقمہ والدہ محمود (ابن چوہدری شکر اللہ خاں صاحب رئیس ڈسکہ)

ایڈیٹر

اس حادثہ الیمہ میں ہمیں اس ہمیشہ کے لئے جدا ہونیوالے بچے کے والدین سے کامل ہمدردی ہے۔ اور ان کے رنج و غم میں شریک اور دعا گو کہ اللہ تعالیٰ نعم البدل عطا فرماوے۔

۲

مولوی فاضل پیر حبیب احمد صاحب رقمطراز ہیں۔ کہ میری لڑکی مبارکہ بیگم ۲۲ مارچ ۱۹۲۸ء کو پیدا ہوئی اور ۲۸ ستمبر ۱۹۳۱ء کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملی۔ مرحومہ بہت فرمانبردار بچی تھی۔ بہت سخی تھی۔ جب کوئی فقیر آتا تو سب کھیل چھوڑ کر فوراً اس کو آٹا بار روٹی دیتی۔ آپ نے اپنے جذبات غم ایک نظم کے ذریعہ ظاہر کئے ہیں۔ جس کے چند شعر ذیل میں نقل ہیں:۔

بارک تیرا صدمہ تو اٹھایا نہیں جاتا ۔ غم اتنا تو مجھ سے کبھی کھایا نہیں جاتا

ہر دم مری آنکھوں میں تری شکل بسی ہے ۔ پیچی تیرا چہرہ تو بھلایا نہیں جاتا

کیوں روٹھ کے جنگل کو چلی بات تو سن لے ۔ کیوں روٹھی ہے ایسی کہ منایا نہیں جاتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوش آمدید

میرے اکبر بڑے بھائی جان کی آمد پر جو کہ ساڑھے تین سال کے بعد امریکہ سے واپس آئے ہیں۔ ہماری پریذیڈنٹ صاحبہ محترمہ سکینہ خانم نے یہ نظم لکھکر عنایت فرمائی۔

(خاکسارہ امۃ اللہ جان سکرٹری لجنہ اماء اللہ جہلم)

اے برادر پارسا خوش آمدی
اے مجھے خوش ادا خوش آمدی

تیری آمد سے ہوا دل کو سرور
مرحبا صد مرحبا خوش آمدی

کٹ گئے فرقت کے دن تکلیف دہ
ہوگیا فضل خدا خوش آمدی

آگئی بعد از خزاں فصل بہار
گونج اٹھی ہے فضا خوش آمدی

غنچۂ دل کھل گیا شکر خدا
جاں فزا بادِ صبا خوش آمدی

ہو خدا کا سایۂ ہر دم آپ پر
دور ہو رنج و بلا خوش آمدی

خدمت اسلام جو کی آپنے
حق تعالےٰ دے جزا خوش آمدی

غافلوں کو دے دیا پیغام حق
مژدہ احمدؑ کا سنا خوش آمدی

کامیابی کی مبارک آپ کو
ربّنا اتمم لنا خوش آمدی

تازہ ہے گو زخم دل پر باپ کا
پر خدا کی ہے رضا خوش آمدی

پارہ پارہ ہوتا ہے دل درد سے
ہوش دینا ہے بُھلا خوش آمدی

صبر کو ہے کام میں لانا ضرور
شیوہ ہے جو اتقا خوش آمدی

حافظ و ناصر خدا ہو آپ کا
دل میں ہو اس کی ضیا خوش آمدی

حق رکھے تم کو ہمیشہ شادکام
ہے یہ خانم کی دعا خوش آمدی

مصباح میں اشتہار

خواتین کی ضروریات کی اشیاء کیلئے اس اخبار میں اشتہار دینا بہت مفید ہوگا۔ تاجر اور صناع اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اجرت اشتہار کا نقشہ حسب ذیل ہے:-

بار	صفحہ	ایک کالم	نصف کالم	چوتھائی کالم
۲۴ بار	۶۰ روپے	۳۵ روپے	۲۰ روپے	۱۳ روپے
۱۲ بار	۳۲ روپے	۱۸ روپے	۱۲ روپے	۸ روپے
۶ بار	۱۸ روپے	۱۰ روپے	۷ روپے	۵ روپے
۳ بار	۱۰ روپے	۶ روپے	۴ روپے	۳ روپے
ایک بار	۴ روپے	۲½ روپے	۱½ روپیہ	ایک روپیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گلاب کا پھول

یہ پھول میز پوش یا تکیہ کے غلاف پر بہت خوشنما لگتا ہے۔

پھول کے بیچ ہلکا گلابی اردگرد شوخ گلابی۔ کلی شوخ گلابی۔ پتوں کا رنگ سبز لکیریں شوخ سبز۔ ڈنڈیوں کا رنگ شوخ سبز کانٹے کا رنگ سرخ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا +